بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۳ ر فتح ۱۳۴۳ ہش ۲۷ رجب ۱۳۸۴ھ ۳ دسمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۸۱	

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ

نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے

"اے میری جماعت خداتعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحابؓ تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہمّ و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔ اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد ولاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو، نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبّر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو، سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خداتعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے، کیونکہ انسان کمزور ہے، ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خداتعالیٰ کی قوت سے دُور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دُور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خداتعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رُو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۰)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب—

ربوہ ۲ر دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ بعد دوپہر حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور نے دو احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲ر دسمبر۔ پاکستان کی اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن مولانا ابوالہاشم آف ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) جماعت احمدیہ کا مرکز دیکھنے کی غرض سے مورخہ ۳۰ر نومبر کو لاہور سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ آپ یہاں ایک روز قیام فرمانے اور متعدد تقاریب میں اہلِ سلسلہ سے ملاقات کرنے کے بعد مورخہ یکم دسمبر کو ربوہ سے لاہور واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے اپنے قیام کے دوران مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کی دعوت پر کالج کے طلباء اور ممبران سٹاف سے خطاب بھی فرمایا (آپ کے اس خطاب کا خلاصہ صفحہ ۳ پر درج ہے)

○ ربوہ ۲ر دسمبر۔ کل مورخہ ۳ر دسمبر بروز جمعرات بوقت ۱۲-۵۰ بجے دوپہر جامعہ احمدیہ کے ہال میں مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب مبلغ گھانا و نائیجیریا "گھانا اور نائیجیریا میں میرے تبلیغی تجربات" کے عنوان پر خطاب فرمائیں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(نائب الرئیس للجمعیۃ العلمیہ)

○ ربوہ ۲ر دسمبر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب بوجہ پیرانہ سالی بہت کمزور ہو گئے ہیں نیز آپ کو کثرت بول کی بھی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

○ کلکتہ (بذریعہ تار) مکرم مولوی محمد سلیم صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہ بعض شدید نوعیت کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۶۶ء

حکومتِ الٰہیہ کس طرح برپا ہو سکتی ہے؟

ماہنامہ ثقافت نے اپنی اشاعت نومبر ۱۹۶۶ء میں "تاثرات" کے زیر عنوان صحیح بات کی سرخی جما کر پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے تعلق میں کچھ تاثرات بیان کئے ہیں۔ جناب رئیس احمد صاحب جعفری جنہوں نے یہ تاثرات لکھے ہیں پاکستان کی حکومت کے متعلق مختلف لوگوں کے خیالات مختصراً بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم مسلمان ہیں اور یہ خطۂ ارض ہم نے اسلام کے نام پر لیا ہے اور ہماری آرزو یہ تھی کہ مسلمانوں کا ایک وطن عالم وجود میں آ جائے جہاں وہ آزادی کے ساتھ بغیر کسی مداخلت اور احتساب کے اپنے کلچر، اپنی تہذیب اور اپنے دینی اقدار کو فروغ دے سکیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ حکومتِ الٰہیہ کے نام سے ہمیں شرم آئے جبکہ صورتِ احوال یہ ہے کہ سیکولر حکومت اور اسلامی حکومت میں صرف لفظی فرق ہے۔ سیکولر حکومت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حکومت کسی کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتی۔ ہر شخص آزاد ہے کہ جس مذہب کو وہ صحیح اور درست سمجھتا ہے اس پر بغیر کسی خطرے اور اندیشے کے عمل کرے۔ اسلامی حکومت میں بھی تمام غیر مسلموں کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ پورے اطمینان اور بے خوفی کے ساتھ اپنے شعائر، روایات اور مراسم بجا لائیں۔ ان شعائر، روایات اور مراسم کی بجا آوری میں کوئی مداخلت نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی ایسی جرأت کرتا ہے تو وہ مجرم ہے اسے قرار واقعی سزا دی جائے گی۔" (ثقافت نومبر ۶۶ء)

ہماری دانست میں اجمالاً یہ بات بالکل صحیح ہے۔ اگر ایسا ہے تو موجودہ دستور پاکستان آپ کے بیان کردہ مقتضیات کی تائید کرتا ہے۔ موجودہ دستور میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے کہ اگر مسلمان چاہیں تو بغیر کسی بیرونی روک ٹوک کے اور بغیر کسی مداخلت اور احتساب کے اپنے کلچر اپنی تہذیب اور اپنے دینی اقدار کو فروغ دے سکتے ہیں خواہ اس کو آپ سیکولر حکومت کہیں یا حکومتِ الٰہیہ۔ خود تاثر نگار کے نزدیک بھی اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"پاکستان کے قیام کو کم و بیش ۱۸ سال گزر چکے ہیں۔ یہ مدت معمولی مدت نہیں ہے۔ اگر مسلمان سنجیدگی سے حکومتِ الٰہیہ قائم کرنے کے درپے ہوتے تو اب تک نہ صرف حکومتِ الٰہیہ قائم ہو چکی ہوتی بلکہ برگ و بار بھی لا چکی ہوتی۔" (ایضاً)

تاہم آپ کا یہ کہنا بھی بجا ہے کہ:۔

"حکومتِ الٰہیہ کے راستے میں سب سے زیادہ سنگِ گراں بن کر جو لوگ حائل ہو رہے ہیں وہ وہی ہیں جو اس کی دعوت دیتے ہیں۔" (ایضاً)

تاثرات نگار نے تو اس کو ایک مختلف نظر سے دیکھا ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ یہ لوگ ابھی تک یہ وضاحت بھی نہیں کر سکے کہ حکومتِ الٰہیہ سے انکا کیا مطلب ہے اور نہ ابھی تک انہوں نے کوئی دستور حکومتِ الٰہیہ کے متعلق بنا کر دیا ہے۔ اگر بقول آپ کے سیکولر حکومت اور حکومتِ الٰہیہ میں صرف لفظی فرق ہے تو یہ سوال ہی بے فائدہ ہے۔ تاہم ہم آپ سے اس بات میں متفق ہیں کہ جو لوگ "حکومتِ الٰہیہ" کے بڑے زور شور سے نعرے لگا رہے ہیں وہی پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ کے سب سے بڑی روک ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اس سیدھی سادھی بات کو ناحق پُر اسرار اور ایک معمہ بنا رکھا ہے۔ اور انہوں نے ایسا اس وجہ سے کر رکھا ہے کہ وہ بھی اس وہم میں مبتلا ہیں کہ حکومتِ الٰہیہ کے لئے یکساں کوئی خاص دستور بنایا جانا چاہیئے اور یہی غلطی ہے جس میں خود تاثرات نگار بھی پڑ گئے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ حکومتِ الٰہیہ کسی دستور سازی سے معرض وجود میں نہیں آتی کیونکہ یہ اتنی وسیع چیز ہے کہ اس کو کوئی انسانی بنایا ہوا دستور مقید نہیں کر سکتا۔ حکومتِ الٰہیہ کا دستور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سنت میں بیان کر دیا ہے مگر قرآن کریم نے صاف صاف لفظوں میں یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ

ذالک الکتاب لاریب فیہ
ھدًی للمتقین۔

یعنی قرآنِ کریم صرف متقین کو ہی راہنمائی کرتا ہے۔

اس سے واضح ہے کہ حکومتِ الٰہیہ کے جو اصول قرآن و سنت میں بیان کئے گئے ہیں ان کو زیرِ عمل لانے کے لئے سب سے پہلے جس چیز کی ضرورت ہے وہ تقوٰے ہے اور تقوٰے محض دستور سازی سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسلام میں جس طرح انسان کے انفرادی اعمال کی بنیاد تقوٰے پر ہے اسیطرح اس کے اجتماعی فرائض کی بنیاد بھی تقوٰی پر ہی ہے۔ اگر یہ چیز نہ ہو تو قانون خواہ کتنا بھی اعلیٰ ہو۔ خواہ اللہ تعالےٰ کا ہی بنایا ہوا ہو بطور خود حکومتِ الٰہیہ قائم کرنے کے ناقابل ہے۔

یہ اس بات سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم پر عمل کرنے کی پہلی شرط ہی تقوٰے بیان کی ہے۔ یعنی حکومتِ الٰہیہ کا قیام صرف متقین ہی کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے تاثرات نگار کا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ اگر مسلمان سنجیدگی سے حکومتِ الٰہیہ قائم کرنے کے درپے ہوتے تو اب تک نہ صرف حکومتِ الٰہیہ قائم ہو چکی ہوتی بلکہ برگ و بار بھی لا چکی ہوتی۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اگر متقی بن جائیں تو اٹھارہ سال کیا اٹھارہ لمحوں میں یہاں حکومتِ الٰہیہ قائم ہو سکتی ہے۔

باقی جس طریقے سے حکومتِ الٰہیہ کا نعرہ لگانے والے حکومتِ الٰہیہ یہاں قائم کرنا چاہتے ہیں اس طریقے سے وہ کروڑوں سال بھی لگے رہیں تو یہاں کیا کہیں بھی ایک چپہ زمین پر حکومتِ الٰہیہ قائم نہیں ہو سکتی۔

ثقافت کے تاثرات نگار فرماتے ہیں:۔

"صرف یہ کہہ دینا کہ منہاج خلافتِ راشدہ پر حکومتِ الٰہیہ قائم ہوگی خود فریبی ہے۔ اسلئے کہ یہ لفظ مبہم ہے۔ اس کی وضاحت صرف اس طرح ہو سکتی ہے کہ یہ بتایا جائے کہ پارلیمانی یا صدارتی طرزِ حکومت جو بھی اختیار کیا جائے وہ اسلامی نقطۂ نظر سے کن حدود کا پابند ہو گا؟ مجالس آئین ساز کی نوعیت کیا ہو گی؟ (وغیرہ وغیرہ)"

(ایضاً)

یہی بات مشکل ہے جو یہ نعرہ باز کبھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حقیقی حکومتِ الٰہیہ اسی طرح قائم ہو سکتی ہے جس طرح خلافتِ راشدہ قائم ہوئی تھی۔ اس لئے حدیث میں اس کو خلافت علیٰ منہاج نبوت کہا گیا ہے۔ قرآن کریم نے اس کی وضاحت آیۂ استخلاف میں کر دی ہے۔ کوئی علماء کا اجتماع ایسا کر سکتا ہے نہ کبھی ایسا ہو سکا ہے اور قیامت تک ہو سکتا ہے۔ ایسی حکومت صرف خود اللہ تعالےٰ ہی عطا کرتا ہے۔ اور یہ ان لوگوں کو عطا ہوتی ہے جو ان شرائط کو پورا کرتی ہے جو آیہ استخلاف میں بیان ہوئی ہیں۔

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
(کلامِ محمود)

دُعا خود شفا ہے

یہی امتیازِ دوا و دُعا ہے
دوا میں شفا ہے دُعا خود شفا ہے
نہیں ہے جو حق الیقیں تجھکو غافل
تو ایمان بالغیب بے فائدہ ہے
وہ تجھسے ہے شہ رگ سے نزدیک تر
بُلائے اگر تُو۔ تو وہ بولتا ہے
وہ آقا ہے تنویرؔ خادم نہیں
مگر پھر بھی میرا محافظ خُدا ہے

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نہایت اہم تاریخی مکتوب

قادیان کی جماعت نیک متقی اور عامل شریعت ہے میں اس کی کیسے مخالفت کر سکتا ہوں

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ

خاکسار نے اپنے مضمون زیر عنوان "حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر" مطبوعہ الفضل مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۲ء میں مختلف واقعات کی روشنی میں یہ ثابت کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند اکبر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے **"اگرچہ لمبے عرصہ تک کھلے طور پر اپنی احمدیت کا اعلان نہ کیا تھا۔ لیکن آپ کی روح احمدیت کو قبول کئے ہوئے تھی"**

آج [illegible] میں حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کا ایک نہایت اہم تاریخی خط درج ذیل کرتا ہوں۔ یہ خط انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اپنے ایک دوست کے نام تحریر فرمایا تھا۔ اور اس میں انہوں نے اپنے متعلق مخالفین کی اڑائی ہوئی بعض شر انگیز افواہوں کی تردید فرمائی تھی۔ اس خط سے بھی بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اپنے جلیل الشان والد ماجد کی بزرگی اور حضور کے دعوے کی صداقت کے دل سے قائل تھے۔ اور ایک سعادت مند بیٹے کی طرح ان کے متعلق صد درجہ ادب و احترام اپنے دل میں رکھتے تھے اور جماعت احمدیہ کو نیک متقی۔ عامل شریعت۔ شب بیدار اور پرستار خدائے لایزال سمجھتے تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جب بعض مخالفین نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے متعلق شر انگیز افواہیں اڑائیں اور یہ کوشش شروع کی کہ کسی طرح آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری بیوی حضرت اماں جان (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی اولاد کی مخالفت کرنے پر آمادہ کیا جائے تو اس پر آپ نے اپنے ایک دوست کے نام مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔ جو انہی دنوں پیسہ اخبار لاہور میں شائع ہو گیا تھا۔

مکرم بندہ!

والا نامہ پہنچا مشکور فرمایا ہمیشہ لوگ اپنی ذات اور اپنے نفس پر دوسروں کا فیصلہ کیا کرتے ہیں۔ ذاتی کاوشوں کو مذہبی رنگ میں لا کر نتائج نکالنے کے عموماً عادی ہیں۔ جن جلد بازوں نے میری نسبت قادیان کے متعلق یہ خبریں اڑائیں۔ انہوں نے اپنے خیال میں یہ سمجھا کہ کسی اسلام صرف یہی ہے کہ ایک لڑکا اپنے باپ کے مرنے پر شرارت اٹھائے قفل بند کر دے۔ لیکن ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ میں اس قسم کے اسلام سے بیزار ہوں۔ اور میری رائے میں جو اسلام یہ سکھاتا ہے **کہ باپ کی بے عزتی اور بے وقری کی جائے اور باپ کے پسماندگان کے ساتھ فساد کیا جائے۔ وہ کفر و ارتداد سے بھی بدتر ہے۔ اگر ایسے شرمناک اسلام کی وجہ سے بہشت بھی مل سکے تو میری رائے میں وہ دوزخ سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔**

لعنتی ہے وہ بیٹا اور کمبخت ہے وہ لڑکا جو باپ کی میت کو خراب کرے۔ اور چھوٹے بھائیوں سے ناحق الجھے۔ مسلمان ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ ماں باپ کے قدموں کے نیچے بہشت ہے اور دوسری طرف یہ امید رکھتے ہیں کہ ایک سمجھدار لڑکا باپ کی تخریب کا موجب ہو۔ اور دین اور دنیا میں روسیاہی سہیڑے۔ اور اگر میں یہ حرکت کرتا بھی تو کیا اس تصور پر کہ قادیان میں ان کی بدولت شب و روز قرآن کریم کی تلاوت اور اذان کی گونج رہتی ہے۔ میں جو سست الاعمال تھا۔ مجھے اسلامی جوش اس قدر مجبور کرتا اور میں اس قدر مومن ہو جاتا کہ قرآن خواں جماعت کو قادیان سے نکالنے کی فکر کرتا حاشا و کلا

مرزا صاحب میرے والد تھے۔ اگر وہ مجھ پر میری بعض کوتاہیوں کی وجہ سے ناراض تھے تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ میں ان کی نقل بندیاں کرتا پھرتا۔ گو مجھے بعض مسلمان بھائی اس خاموشی کی وجہ سے کافر کہیں گے اور یہ کہ میں غیرت مند مسلمان نہیں ہوں۔ لیکن میں ان لوگوں کو یاد دلاتا ہوں کہ وہ اسلام مجھے ہرگز منظور نہیں۔ جو والدین کی بے عزتی کو موجب رضائے خدا قرار دیتا ہے۔ میں اس اسلام کا قائل ہوں کہ جو تعلیم دیتا ہے کہ ماں باپ کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔

مسلمانوں نے صرف افواہوں پر ہی بس نہیں کی بلکہ تحریک بھی کی کہ "اب اسلام کی مدد کا وقت ہے" یہ مسلمانوں کا اسلام ہے کہ باپ کو بے عزت کرا کے لڑکے کو جنت کا ورثہ دلاتے ہیں۔

اختلاف خیالات ایک جدا رنگ ہے میں خوش ہوتا اگر مرزا صاحب مرحوم کے مخالف باوجود مخالفت کے مجھے یہ لکھتے کہ اگرچہ ہماری مذہبی مخالفت ہے مگر تم کوئی ایسی حرکت خلاف آبروئے والد نہ کرنا۔ افسوس مسلمانوں نے تو یہ افواہیں اڑائیں اور ایک عیسائی افسر نے جب مسلمانوں کی اڑائی ہوئی یہ خبر سنی تو بذریعہ چٹھی کے یہ لکھا۔

"ہم کبھی امید نہیں کرتے کہ تم سے کوئی ایسی ناجائز حرکت سرزد ہو"

آپ میرے پرانے دوست اور بھائی ہیں آپ خوب جانتے ہیں کہ میں ایسے معاملات میں کیسی طبیعت رکھتا ہوں۔ خیر مجھے بعض مسلمانوں کا مذاق طبیعت اور اسلامی جوش معلوم ہو گیا کہ وہ اسلام کا منشاء صرف فساد ہی جانتے ہیں اور ان کی نگاہ میں ادب۔ بردباری اور احترام بزرگان خاندان کوئی شے نہیں۔

قادیان کی جماعت خدا کے فضل و کرم سے بمقابلہ میرے ہزاروں درجہ نیک اور متقی۔ عامل شریعت، شب بیدار اور پرستار خدائے لایزال ہے اور میرے اعمال خود آپ جانتے ہیں کیا ہیں باوجود ان اعمال کے ایسی جماعت کی مخالفت کر سکتا ہوں۔ لوگ انہیں کافر سمجھیں اور قابل دار لیکن وہ مجھ سے صد درجہ نیک اور قابل عزت ہیں۔ اور میں ان کو مسلمان جانتا ہوں۔ میرا مذہب یہ ہے جو خدا کو واحد رسول عربی کو نبی اور قرآن کو خدا کا کلام مانتا ہے۔ وہ مسلمان ہے باقی رہے فروعی جھگڑے۔ ان پر کوئی بھی مسلمان باقی نہیں رہتا۔

مرزائی ٹولہ کو اگر خدا اپنی مرضی سے قادیان سے نکالے تو نکالے۔ نہ وہ سلطان احمد کے کہنے سے نکلتے ہیں۔ نہ سلطان احمد ان کو نکالتا ہے۔ بلکہ ان کی مناسب دلجوئی پر مستعد اور تیار ہے۔ میں کیا کل خاندان نے کبھی ایک نے بھی مخالفت نہیں کی۔ آخر غیرت بھی تو کوئی شے ہے اور وہ منجملہ خواص اسلام کے ہے۔ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ نہ مجھ سے کوئی ایسی شرمناک حرکت سرزد ہوئی۔ اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ ہو گی۔

۳ رجون ۱۹۰۸ء

سلطان احمد جالندھر

(الحکم ۴ جولائی ۱۹۰۸ء منقول از پیسہ اخبار)

اس خط سے ظاہر ہے کہ (۱) حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اسلام کی حقیقی روح اپنے اندر رکھتے تھے۔

(۲) آپ کے دل میں والدین کی عزت و توقیر کرنے کا منشاء قرآن کریم کے عین منشاء کے مطابق تھا۔

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور جماعت احمدیہ کو وہ نہایت متقی اور عامل شریعت سمجھتے تھے۔ اور اپنے آپ کو اعمال کے لحاظ سے کمزور سمجھنے کی وجہ سے وہ جماعت میں شامل نہیں ہوتے تھے۔ حق یہ ہے کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی یہی منکسر المزاجی اور ادب و احترام اللہ تعالیٰ کو پسند آگیا جس کی بدولت بالآخر آپ کو اپنے چھوٹے بھائی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ بیعت کرنے کا واقعہ بھی نہ صرف یہ کہ میرا چشم دید ہے بلکہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی طرف سے بیعت کرنے کی خواہش کے اظہار پر یہ عاجز ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آپ کے کمرہ میں لایا تھا۔ کمرہ میں چارپائی کے پاس کرسی بچھی ہوئی تھی کہ جس پر حضور رونق افروز ہوئے۔ دونوں نے ایک دوسرے کی مزاج پرسی کی۔ اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ تب میں نے یہ کہتے ہوئے کہ مرزا صاحب اب آپ بیعت کر لیں۔ ان کا ہاتھ حضور کے ہاتھ میں دے دیا۔ الغرض اس طرح انہوں نے حضور کی بیعت کر لی۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(حضرت مسیح موعود)

شذرات

شیخ خورشید احمد

"... نقشِ قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی"

جناب مودودی صاحب نے اپنے ایک تازہ بیان میں ارشاد فرمایا ہے :-

"کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ عوام کی اکثریت کے فیصلے کو احمقانہ اور محض اپنی رائے کو عاقلانہ سمجھے کوئی قوم اپنی دشمن نہیں ہوتی کہ خود اپنی قبر اپنے ہاتھ سے کھودے ... آئیے ہم سب عوام کا فیصلہ ماننے کے لئے تیار ہو جائیں!"

(آئین لاہور ۲۱ نومبر ص۵)

مودودی صاحب کے اس بیان سے یہ خیال نہ کیجئے کہ وہ ہر صورت میں عوام کا فیصلہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ وہ مندرجہ بالا بیان صرف اسی صورت میں دیں گے جبکہ وہ عوام کی اکثریت کو اپنے حق میں سمجھیں گے۔ اور اگر عوام ان کے حق میں فیصلہ نہ دیں بلکہ ان کے خلاف فیصلہ دیں (جیسا کہ قیامِ پاکستان کے وقت عوام نے ان کے خلاف فیصلہ دیا) تو اسی صورت میں ان کا فتویٰ اور ہوگا۔ ایسی صورت میں وہ برملا مسلمان عوام کی مذمت کرتے ہوئے یہ اعلان کریں گے کہ

"یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان قوم کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔ نہ ان کا اخلاقی نقطۂ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ ان کی کثرتِ رائے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستہ پر چلے گی تو اس کی خوش فہمی قابلِ داد ہے"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم)

اسی طرح اگر مودودی صاحب آزادئ فکر اور جمہوریت کو اپنے مفید مطلب پائیں گے تو وہ اس کی تعریف کریں گے اور کہیں گے کہ "آزادئ فکر اور آزادئ اظہار جمہوریت کی روح ہیں یہی وہ ذریعہ ہے جس سے عوام کو تصویر کے دونوں رُخ دیکھنے اور معاملات کو سمجھ کر رائے قائم کرنے کا موقع ملتا ہے"

(آئین لاہور ۲۱ نومبر)

لیکن اسی آزادئ فکر اور جمہوریت کو اگر وہ کسی وقت اپنے اقتدار کے لئے ایک خطرہ سمجھیں گے تو پھر وہ جمہوریت کو زہر سے تشبیہ دیتے ہوئے یہ اعلان کر دیں گے کہ

"جمہوری انتخاب کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے دودھ کو بلو کر مکھن نکالا جاتا ہے۔ اگر دودھ زہریلا ہے تو اس سے جو مکھن نکلے گا قدرتی بات ہے کہ وہ دودھ سے بھی زیادہ زہریلا ہوگا"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم)

یہ ہے ایک ایسے شخص کی کیفیت جو عالمِ دین کہلاتا ہے اور ملک میں اسلامی احکام اور اسلامی حکومت قائم کرنے کا مدعی ہے۔ کیا تضاد بیانی۔ موقع پرستی اور ابن الوقتی کی اس واضح مثال سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا ہے کہ جناب مودودی صاحب کا اپنا کوئی اصول نہیں ہے اور وہ مذہبی لبادہ اوڑھنے کے باوجود خالص دنیاداروں کی طرح ہر وقت اپنے نظریات بدلنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ حالی مرحوم نے ایسے ہی لوگوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہا تھا ؎

سدا ایک ہی رُخ نہیں ناؤ چلتی
چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی
یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے حبیوں کا ہمارے سلیقہ

اولی الامر کی اطاعت

مولانا عبدالقادر صاحب عارف حصاری اپنے ایک مضمون میں جو کہ الاعتصام لاہور میں شائع ہوا ہے لکھتے ہیں :-

"تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں اولی الامر کی مراد میں اختلاف بیان کرتے ہوئے اس کو عام رکھا ہے اور عینی سے یہ نقل کر کے اس کی تصدیق کی ہے۔ عینی فرماتے ہیں :-

— عام فی کل شئی من ولیٌ امر شئی وھو الصحیح

یعنی یہ حکم اور لفظ عام ہے۔ ہر اس شخص کو شامل ہے جو کسی چیز کا متولی بنایا جائے۔ یہی مراد صحیح ہے۔

شارح ترمذی علامہ مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں —

قلت الصحیح عندی ھو ما صححہ یعنی ومال الیہ البخاری من ان المراد باولی الامر کل من ولیٌ امر شئی —— یعنی جس امر کو عینی نے صحیح کہی ہے میرے نزدیک بھی وہی صحیح ہے اور اسی طرف امام بخاری کا رجحان ہے کہ اولی الامر سے مراد ہر وہ شخص ہے جو کسی چیز کے کام کا والی بنایا گیا ہو اور متبادر الی الذہن یہی بات ہے کہ صاحب امر وہی ہوتا ہے جو اس کام کا والی ہو"

(الاعتصام ۳۰ نومبر ص۷)

یہ اولی الامر کی درست اور صحیح تشریح ہے جو مضمون نگار نے احادیث کی روشنی میں بیان کی ہے۔ اولی الامر کے معنوں کو ایک خاص دائرہ تک محدود کرنا ہرگز اسلام کا منشاء نہیں ہے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اسلامی احکام کی اصل روح کو نہیں سمجھتے۔ خلیفۂ وقت امام جماعت بلکہ حکامِ وقت بھی اپنے اپنے دائرہ میں اولی الامر ہیں اور امن و امان اور قانون کی حکومت قائم کرنے کے لئے ان سب کی اطاعت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی مؤقف پیش کیا ہے اور فرمایا ہے کہ

"قرآن شریف میں حکم ہے

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ پ۵

یہاں اولی الامر کی اطاعت کا صاف طور پر حکم موجود ہے۔ اور اگر کوئی شخص کہے کہ منکم میں گورنمنٹ داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو حکم شریعت کے مطابق دیتی ہے وہ اسے منکم میں داخل کرتا ہے"

(ملفوظات جلد اول ص۲۶۱)

ایمان کے پانچ بنیادی عناصر

روزنامہ "مشرق" کے ایک مضمون میں ہے :-

"ایمان کے پانچ بنیادی عناصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام رسولوں اس کی کتابوں اس کے فرشتوں اور روزِ آخرت پر ایمان لانا۔

ان پانچ باتوں پر دل سے یقین اور زبان سے ان کا اقرار ہر صاحبِ ایمان کے لئے ضروری ہے ... ایمان کے ان پانچ ستونوں میں سے ہر ستون ضروری اور لازمی ہے ان میں سے کوئی ستون باقی نہ رہے یا کمزور ہو جائے تو بالآخر عقیدے اور یقین کی پوری عمارت منہدم ہو جاتی ہے"

(مشرق ۲ ستمبر)

اگر واقعی ایمان کے یہی پانچ بنیادی عناصر ہیں تو ان پر ایمان لانے والا ہر شخص یقیناً مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔ لیکن ہمارے ہاں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو ایمان کے ان پانچ بنیادی عناصر کو کافی نہیں سمجھتے اور اس جماعت کو علانیہ کافر اور خارج از اسلام قرار دیتے ہیں جو برملا اس امر کا اظہار کرتی ہے کہ

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے ..... ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسولؐ اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق۔ حشر اجساد حق اور روزِ حساب اور جنت حق اور جہنم حق ہے ... اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے ..... ہم آسمان و زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے"

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام از ایام الصلح ص۸۶-۸۷)

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ میں قربان ہے

(حضرت مسیح موعودؑ)

مشکلات اور مصائب سے نجات پانیکا طریق

عشرہ تربیت کے سلسلہ میں ضروری نصائح

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ یکم دسمبر تا ۱۰ دسمبر تک عشرہ تربیت منا رہی ہے۔ جس کی غرض نوجوانوں میں دُعا اور ذکر الٰہی میں انہماک پیدا کرکے اللہ تعالےٰ کے حضور جھکنے اور اس سے نصرت طلب کرنے کا نیک عزم پیدا کرنا ہے تا وہ اللہ تعالےٰ کی ہستی پہ کامل یقین رکھیں اور ہر مشکل میں اسی سے مدد طلب کریں۔

اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے بعض ارشادات پیش ہیں۔ خدام ان زریں ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری توجہ سے ذکر الٰہی کریں اور پھر وہ مقصد حاصل ہو جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے ہیں کہ ہم خدا کے ہو جائیں اور خدا ہمارا ہو جائے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰہَ"

یعنی خدا کے سوا ہرگز ہرگز کسی کی پرستش نہ کرو۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی علت غائی بھی عبادت ہے جیسے دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔

عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت اور کجی کو دور کرکے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کا صحیح طریق کونسا ہے اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے کونسے ذرائع اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضورؑ اپنے ایک محب صادق حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کو ایک خط کے ذریعہ مشکلات اور مصائب سے نجات پانے کے متعلق بعض زریں ہدایات رقم فرمائی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:۔

حضور فرماتے ہیں:۔

اے عزیز! آپ کو یاد رہے ہمارا آقا و مولیٰ رب السموات والارض نہایت درجہ کا مہربان اور رحیم و کریم ہے کہ اپنے گناہ گار بندوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور آخر وہی ہے جو ان کے زخموں پر مرہم رکھتا ہے اور ان کی بے قراری کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ کبھی کبھی وہ اپنے بندے کی آزمائش بھی کرتا ہے۔ لیکن آخرکار رحم کی چادر سے ڈھانپ لیتا ہے۔ اس پر جہاں تک ممکن ہو توکل رکھو اور اپنے کام اس کو سونپ دو۔ اس سے اپنی بہبودی چاہو۔ دل میں اس کی قضاء و قدر سے راضی رہو۔ چاہیئے کہ کوئی چیز اس کی رضا سے مقدم نہ ہو۔ میں آپ کے لئے بہت دعا کرتا ہوں اور کروں گا۔ اور اگر کچھ معلوم ہوا تو آپ کو اطلاع دوں گا۔ آپ درویشانہ سیرت سے ہر ایک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم اکتالیس دفعہ درود پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر ایک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دُعا پڑھیں یا حیی یا قیوم برحمتک استغیث۔ پھر نماز پوری کرکے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ہفتم حصہ اول)

ہموم و غموم اور مشکلات سے نجات پانے کا حقیقی طریق جو سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اسوہ حسنہ سے ہمیں معلوم ہوا وہ نماز باجماعت اور نماز تہجد کے علاوہ نوافل اور ذکر الٰہی کے سوا اور کوئی نظر نہیں آتا ہے جس کی صحیح تصویر اس زمانہ میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے ذاتی نمونہ سے ہمارے سامنے پیش فرمائی ہے۔ اگر ہم سچے دل سے اس پر عمل پیرا ہوں تو خدا تعالےٰ کے رحم کو لا سکتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین ہونے کے بعد اس کی مدد اور نصرت حاصل ہو گی اور پھر یقیناً ہم اس کے پیارے اور اسکے مقبول بندے بن سکیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عشرہ تربیت کا خصوصی پروگرام درج ذیل ہے۔ خدام ان امور کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔

(۱) پانچوں نمازیں پورے تعہد اور التزام کے ساتھ باجماعت ادا کی جائیں۔ (۲) نماز تہجد ادا کرنیکی کوشش کریں۔ (۳) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجیں اور حضرت مسیح پاکؑ کے مقاصد کی تکمیل کیلئے پورے درد سے دعائیں کرتے رہیں۔ (۴) دعا، ذکر الٰہی، استغفار کثرت سے کریں۔ ۵۔ سچ کو اپنا شعار بنائیں اور جھوٹ سے کلی طور پر اجتناب اختیار کریں۔ ۶۔ باہمی محبت و اخوت قائم کی جائے اور ذاتی رنجش دور کرکے خدمت سلسلہ کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہیں۔ ۷۔ بزرگوں کا ادب اور چھوٹوں پر رحم کیا جائے۔ ۸۔ بدظنی اور غیبت وغیرہ عیوب سے ہر طور مجتنب رہیں۔ ۹۔ السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالیں۔ ۱۰۔ شعائر اسلامی کے قیام کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

بمبئی میں عیسائیوں کی بین الاقوامی کانفرنس اور پاپائے اعظم کی آمد

جماعت احمدیہ کی طرف سے وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر کی تقسیم کا انتظام

مورخہ ۲۸ نومبر تا ۱۰ دسمبر بمبئی میں آل ورلڈ عیسائی کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں غیر ممالک سے ۲۰ ہزار اور ہندوستان سے دو لاکھ کے قریب نمائندگان کی شرکت کی توقع ہے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ اپنی روایات کے مطابق کافی تعداد میں لٹریچر مہیا کر رہی ہے اور اپنے بعض مبلغین کو وہاں بھجوا رہی ہے جو موقعہ کے مطابق وفود کی صورت میں معزز ممبران سے ملاقات کریں گے اور لٹریچر بھی تقسیم کریں گے۔ اس لٹریچر کی تیاری کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ نظارت کو بطور قرض دیا ہے اور محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ نے بغیر کسی تحریک کے از خود مبلغ تین ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی اخراجات متوقع ہیں۔ اس کانفرنس کی اہمیت اس امر سے واضح ہے کہ عیسائی قوم کے رہنما "پوپ" بھی اس میں شامل ہو رہے ہیں۔

اس خاص موقعہ پر حیدرآباد کے خدام نے ایک خاص ٹریکٹ ۲۵ ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ یہ سارا لٹریچر مفت تقسیم کیا جائے گا۔

خدام الاحمدیہ کا ایک دستہ بمبئی میں تبلیغی سعی کے لئے امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد حاجی محمد معین الدین صاحب کی زیر قیادت بمبئی پہنچ رہا ہے۔ مدراس سے مکرم نوجوان صاحب بھی بمبئی تشریف لے جا رہے ہیں۔ یادگیر کے خدام کا ایک دستہ بھی بمبئی پہنچے گا۔ عیسائیوں کی کانفرنس میں اسلامی بک سٹال لگانے کی بھی کوشش ہو رہی ہے۔ پاپائے اعظم سے بھی احمدیہ وفد کی ملاقات کا امکان ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کے مبلغین اسلام کی کوششوں کو کارآمد بنائے۔ اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین یارب العالمین۔

ہمارا زور دُعا کے سوا تو کچھ بھی نہیں

ہماری عاجزی کی انتہا تو کچھ بھی نہیں
ہمارے پاس رضا کے سوا تو کچھ بھی نہیں

تمہارے پاس خزانے ہیں طاقتوں کے تمام
ہمارا زور دعا کے سوا تو کچھ بھی نہیں

ہمارے پاس ہیں صلح و سلام کے اسلحہ
تمہارا خنجر جور و جفا تو کچھ بھی نہیں

بتوں کو خوف گنہ کا نہ جرم کی ہے شرم
نظر میں ان کی جزا و سزا تو کچھ بھی نہیں

فروغِ حسن ہے شرم و حیا سے اے تنویر
وگرنہ غازۂ و رنگِ حنا تو کچھ بھی نہیں

اللہ تعالیٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا۔ مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اسپر بعض عجیب و غریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک ہمّ و غم کی بھی حالت ہے۔ ان اختلاف حالات اور تغیّر و تبدیل اوقات سے اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

اگر دنیا بیک دستور ماندے ٭ بسا اسرارہا مستور ماندے

(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا مستحق کون ہے

(از ملفوظات جلد دوم ص۸۵)

فرمایا:۔

"جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیاز مندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

آج کل جبکہ ایک قدرے آسان لیکن نہایت اہم خدمت یعنی تحریک جدید کے وعدے فراہم کرنے کا کام جماعتوں میں زیر عمل ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا استحقاق پیدا کرنے کے لئے عین ضروری ہے۔ کہ وعدے فراہم کرنے اور جلد از جلد مرکز میں پہنچانے کے اہتمام میں ہر ممکن تعاون کیا جائے۔ تاکہ اشاعتِ اسلام کی مہم کو جلد از جلد تکمیل تک پہنچایا جا سکے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

(۱) محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل مرحوم سابق انچارج شعبہ زُود نویسی کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مرحوم کی جو رقم پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ سے واجب الوصول ہے۔ وہ محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر موصوف مرحوم کو دے دی جائے۔

(۱) محمد داؤد صاحب طاہر متعلم بی اے سال دوم تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔ ابن

(۲) عزیزہ مسرت صاحبہ اہلیہ ملک ثناء اللہ خاں صاحب بلندہل سرگودھا۔

(۳) محترمہ صالحہ اہلیہ محترم محمد ہادی صاحب مونس ٹیچر سیکنڈری سکول بو۔ سیرالیون۔

(۴) محترمہ صادقہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ۔

نوٹ:۔ مکرم افسر صاحب پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم کی پراویڈنٹ فنڈ کی رقم مبلغ ۱۸۸۲/۸۸ روپے واجب الادا ہے۔ اور یہ کہ اس میں سے مبلغ ۴۹۰/- روپے پیشگی گندم منہا ہوں گے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲ مکرم منشی عزیز احمد صاحب کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ قطعہ ۱۳/۴ محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ رقبہ ۲ کنال میرے اور محترم جناب والد صاحب مرحوم میاں سلطان احمد صاحب درویش قادیان کے نام الاٹ شدہ ہے والد صاحب مرحوم مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۹ء کو قادیان میں فوت ہو گئے تھے۔ اس لئے مرحوم والی ایک کنال اراضی مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام شرعی حصص کے ساتھ منتقل کر دی جائے۔

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب باغبان ساکن ظفر آباد سٹیٹ ضلع حیدر آباد۔ (۲) حوالدار نذیر احمد صاحب مری ہل۔ (۳) چوہدری منیر احمد صاحب فیلڈ اسسٹنٹ محکمہ زراعت ضلع ملتان۔ (۴) محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر محمد مولاداد صاحب محلہ دارالیمن شرقی۔ ربوہ۔ (۵) عزیزہ فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر فضل دین صاحب ساکن شہزادہ ضلع سیالکوٹ (۶) عزیزہ عائشہ بیگم بیوہ مولوی سلطان علی صاحب مرحوم آف پھیرو چیچی ساکن گھسیٹ پور ضلع لائل پور (۷) منشی عزیز احمد صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۳) مکرم رشید احمد صاحب صدیقی پسر اسلام الدین صاحب مرحوم بیرون دہلی دروازہ کوچہ چینیاں اندرون موچی گیٹ لاہور اور ان کی ہمشیرہ محترمہ سراج بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ صاحبہ مسماۃ سردار بیگم صاحبہ زوجہ اسلام الدین صاحب مرحوم مورخہ ۲۶/۶/۶۱ کو وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ نے ایک قطعہ ۲۲/۳ محلہ دارالنصر ربوہ رقبہ ایک کنال ۵۵ مربع فٹ خرید کیا تھا۔ یہ قطعہ ہمارے نام منتقل کیا جاوے کیونکہ ہمارے سوا مرحومہ کا اور کوئی شرعی وارث نہیں ہے۔

سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

درخواستہائے دعا

مورخہ ۲۷/۱۱/۶۴ کو بوقت ۱۲ بجے دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خاکسار کے مکان واقعہ محلہ دارالرحمت غربی کا سنگ بنیاد رکھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مکان کی تعمیر کو ہر لحاظ سے ہمارے لئے اور سلسلہ کیلئے مبارک کرے۔ آمین

خاکسار غلام رسول گوندل غلام رسول۔ میر پور خاص۔ حیدر آباد ڈویژن

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے ضمن میں

تعلیمی اداروں کیلئے نیک نمونہ

احباب جماعت جانتے ہیں کہ حال ہی میں احمدیہ ہوسٹل کے نام سے ایک ادارہ لاہور میں جماعت کے زیر انتظام کھولا گیا ہے۔ ابتدائی مراحل میں ہر ادارہ کو مشکلات در پیش ہوتی ہیں لیکن اس نوخیز ادارہ نے ابتداء ہی سے تحریک جدید کے مالی جہاد کی طرف خیال رکھا ہے اور سال نو کے لئے ۱۸ افراد کے وعدے بھجوائے ہیں۔ جن میں سے ایک فرد کے سوا ہر تمام افراد کے وعدے نئی شرح سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے آمین۔

ہمارے دیگر تعلیمی اداروں کو بھی تحریک جدید کے مالی جہاد میں اجتماعیت کا ثبوت دینا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

(۲۱ ۹/۶۴ تا ۲۹ ۹/۶۴)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس ۲۰ روپے یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاهم الله احسن الجزاء فی الدنیا والآخرة۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۲۱۔ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب کنڈیارو ضلع نوابشاہ	۸۸۔ ۱۱۶ روپے
۶۲۲۔ مکرم ملک ارشد علی صاحب ماڈل کالونی کراچی۔	۰۰۔ ۰۰ "
۶۲۳۔ " ڈاکٹر محمد عبد القدیر صاحب قاضی احمد ضلع نوابشاہ۔	۰۰۔ ۱۰۰ "
۶۲۴۔ احباب جماعت احمدیہ قاضی احمد بذریعہ مکرم ڈاکٹر محمد عبد القدیر صاحب	۰۰۔ ۲۱ "
۶۲۵۔ مکرم شیخ فاروق احمد صاحب سوداگر چرم مہیڑ ضلع دادو	۰۰۔ ۲۰ "
۶۲۶۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر زبیدہ خاتون صاحبہ شیخوپورہ شہر	۰۰۔ ۵۰ "
۶۲۷۔ محترم پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ	۰۰۔ ۵۰ "
۶۲۸۔ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۰۰۔ ۱۵۰ "
۶۲۹۔ احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب	۰۰۔ ۵۱۴ "
۶۳۰۔ احباب " " ربوہ	۰۰۔ ۳۳ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مکرم منشی احمد دین صاحب کی وفات

مکرم منشی احمد دین (المعروف بھائی دین) صاحب ریٹائرڈ ڈرینکل ٹیچر۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ککرالی ضلع گجرات چند روز بعارضہ اپنڈے سائیٹس بیمار رہ کر ۱۲/۱۱/۶۴ کو بعمر ۵۷ سال وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

نعش ۱۳/۱۱/۶۴ کو بروز جمعہ ربوہ پہنچی۔ نماز جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ جس میں اجتماع انصار پر بیرون جات سے آئے ہوئے احباب بھی شریک تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قرب میں انہیں بلند درجات عطا فرمائے۔ مرحوم جرأت والے۔ نڈر اور مخلص احمدی تھے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ اور ان کی وفات سے جو مقامی جماعت میں خلا پیدا ہوا ہے۔ اس کو اپنے فضل و کرم سے بصورت احسن پورا کرے۔

(خاکسار فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ)

ولادت:۔

برادرم محمد احمد صاحب اختر کو خدا تعالیٰ نے ۲۲ نومبر ۱۹۶۴ء کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری شریف احمد صاحب اوجلوی مرحوم کا پوتا اور مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت بچے کی درازی عمر اور نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

(مس ایس۔ پی۔ احمد سرائے عالمگیر)

وصایا

۱۔ ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ نیز وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کرچکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۵۶۸

میں حسین بی بی بیوہ مستری اللہ دین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن موضع موسے والا ڈاک خانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے ۱۔ ایک طلائی انگوٹھی وزنی چار ماشے قیمتی چالیس (۴۰/-) روپے (۲) ایک مکان واقعہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قیمتی اٹھارہ سو روپیہ (۱۸۰۰) (۳) ایک واقع موضع موسے والا ڈاک خانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قیمتی ایک ہزار روپیہ (۱۰۰۰) میں اس مکان کے ۱/۸ حصہ کی مالکہ ہوں۔

مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق میری کل جائیداد ۱۹۶۵/- روپے بنتی ہے میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا حق مہر مبلغ ۱۰۰ روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند سے اس کی زندگی میں ہی وصول کر کے خرچ کرلیا تھا میری کوئی آمد نہیں ہے میں اپنے لڑکوں کے ساتھ رہتی ہوں البتہ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہوجائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد

نشان انگوٹھا حسین بی بی بیوہ مستری اللہ دین صاحب مرحوم موضع موسے والا ڈاک خانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد:۔ عبدالرحمن متعلم خود پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موسے والا ڈاک خانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد۔ محمد صدیق پسر موصیہ ساکن موسے والا ڈاک خانہ ڈسکہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

مثل نمبر ۱۷۵۶۷

میں شیخ اکبر علی بٹالوی ولد شیخ مراد علی قوم ککے زئی پیشہ ریٹائرڈ گورنمنٹ سروس عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن رحیم سٹریٹ فلمنگ روڈ لاہور ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے ۱۔ دکان نمبر ۳۷ میکلوڈ روڈ کی بلڈنگ کے حصہ کا میں نے اپنے علیم کا ۳۵۰۰/- روپیہ لگایا ہوا ہے دکان مذکورہ کے سامان وغیرہ سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے مبلغ ۱۲۰ روپیہ کرایہ دکان میں اپنی بیوی کو بطور جیب خرچ دیتا ہوں مندرجہ بالا کل مالیت کے اپنے حصہ سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جو جائیداد متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۲۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد یعنی پنشن مبلغ ۳۶۰ روپے ماہوار پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے نام ایک مکان واقعہ رحیم سٹریٹ نمبر ۳۱ فلمنگ روڈ ہے وہ دراصل میرا خود خریدہ کردہ نہیں ہے بلکہ یہ مکان میرے دونوں پسران میاں عبدالواحد اور عبدالسلام نے اپنی آمد سے خریدا ہوا ہے اور اس مکان کی تمام قیمت ان دونوں نے ہی ادا کی ہوئی ہے اس میں کسی اور کا کوئی روپیہ نہیں ہے اس لئے میرا اس مکان سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے اس لئے یہ مکان اس وصیت میں شامل نہ ہوگا

العبد اکبر علی بٹالوی رحیم سٹریٹ ۳۱ فلمنگ روڈ۔ لاہور
گواہ شد۔ عبدالواحد ولد شیخ اکبر علی پسر موصی رحیم سٹریٹ نمبر ۳۱ فلمنگ روڈ لاہور
گواہ شد:۔ عبدالسلام ولد شیخ اکبر علی پسر موصی رحیم سٹریٹ ۳۱ فلمنگ روڈ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم دسمبر ۱۹۶۲ء سے ۱۱-اپ ۱۲-ڈاؤن چناب ایکسپریس نیز ۲۵-اپ/۲۶ ڈاؤن ایکسپریس گاڑیاں نارووال اور سکھار جا اسٹیشنوں پر درج ذیل اوقات کے مطابق ایک منٹ کے لئے ٹھہریں گی۔

گاڑی	اسٹیشن		وقت
۱۱-اپ	نارووال	روانگی	۹-۵۹
۱۲-ڈاؤن	″	″	۱۸-۱۱
۲۵-اپ	سکھار جا	″	۱۱-۵۱
۲۶-ڈاؤن	″	″	۱۵-۵۲

حمید الدین
(چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ)

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو حسب ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنز مطلوب ہیں:۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سٹورز اور مقدار کی مختصر وضاحت کے ساتھ	قیمت معہ خرچ ڈاک ڈیکنگ جو واپس ادا نہ ہوگا	ڈرائنگ / سپیسیفکیشن اگر درکار ہوں تو صرف درخواست دینے پر دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے حسب ذیل فیس پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔	تاریخ فروخت	تاریخ اور وقت	کھولنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	P8/391/1-64 ٹینس کاپر اور سوس کا تیج مختلف سائزوں میں۔	۱۰ روپے		۳ دسمبر ۱۹۶۲ء تا ۳۰ دسمبر ۱۹۶۲ء	۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء ۸ بجے صبح	۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء ۹ بجے صبح۔
۲	P2/730/4-63 کیبل انڈرگراؤنڈ پیپر انسولیٹڈ لیڈ کورڈ مختلف سائزوں میں	۱۵ روپے		″	″	″
۳	P7/427/B/1-64 کاپر راڈز مختلف سائزوں میں ۴۸۸ ہنڈرویٹ	۱۰ روپے		۵ دسمبر ۱۹۶۲ء تا ۴ جنوری ۱۹۶۵ء	۵ جنوری ۶۵ء ۸ بجے صبح	۵ جنوری ۱۹۶۵ء ۹ بجے صبح۔
۴	P7/427/1-64 کاپر انگاٹس ۲۱۴ ٹن	۲۵ روپے		″	″	″
۵	P7/427/B/2-64 پگ لیڈ انگاٹس ۲۳۰۰ ہنڈرویٹ	۲۰ روپے		۷ دسمبر ۱۹۶۲ء تا ۵ جنوری ۱۹۶۵ء	۶ جنوری ۱۹۶۵ء ۸ بجے صبح	۶ جنوری ۱۹۶۵ء ۹ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (جو ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز انسپکشن پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے علاوہ تمام ایام کار ۹ بجے سے بارہ بجے دن تک مندرجہ بالا قیمت پر نقد یا بذریعہ منی آرڈر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹس، گارنٹی بانڈز، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہ ہوں گے۔

صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔

ٹنڈر ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو موقعہ پر موجود رہنا چاہیں۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلقہ استفسار یا رقم زیر دستخطی کے نام پر ارسال نہ کی جائیں۔

اے حمید (پی آر ایس)
چیف کنٹرولر آف پرچیز

آج ربوہ سے علمی افکار و نظریات کی شعاعیں نکل کر تمام دنیا میں پھیل رہی ہیں

میری دعا ہے کہ آپ لوگ دنیا کے بنجر دماغوں کو علمی آسودگی سے ہمکنار کرنے میں کامیاب ثابت ہوں

تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ سے اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن مولانا ابوالہاشم کا خطاب

ربوہ ۲ر دسمبر۔ پاکستان کی اسلامی مشاورتی کونسل کے رکن مولانا ابوالہاشم نے جو اسلامک اکیڈمی ڈھاکہ کے ڈائریکٹر بھی ہیں کل یہاں اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ربوہ سے جو پہلے ایک بنجر قطعہ زمین تھا آج علمی افکار و نظریات کی شعاعیں نکل کر تمام دنیا میں پھیل رہی ہیں آپ نے دعائیہ رنگ میں اس آرزو کا بھی اظہار کیا کہ جس طرح جماعت احمدیہ کے افراد نے ایک بنجر زمین کو آباد کر کے اسے زندگی سے ہمکنار کر دکھایا ہے۔ اسی طرح وہ روحانی لحاظ سے دنیا کے بنجر دماغوں کو دینی و علمی آسودگی سے ہمکنار کرنے میں کامیاب ثابت ہوں —

آپ مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کی دعوت پر مجلس کے ایک خصوصی اجلاس میں کالج کے طلبہ اور ممبران سٹاف سے "میرے نزدیک اسلام کا مفہوم کیا ہے" کے موضوع پر خطاب فرما رہے تھے۔ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض مجلس کے سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ عطاء المجیب صاحب راشد نے ادا کئے۔ آپ ۳۰ر نومبر کو لاہور سے ربوہ تشریف لائے تھے۔

زندگی کے پر مسرت لمحات

مولانا ابوالہاشم نے انگریزی میں اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے لیکچر کی دعوت پر مجلس ارشاد کا شکریہ ادا کیا اور پھر فرمایا جو لمحات میں نے ربوہ میں گزارے ہیں انہیں میں اپنی زندگی کے نہایت ہی پُرمسرت لمحات میں شمار کرتا ہوں۔ میں آپ لوگوں کی حیران کن جماعتی زندگی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ یہ جگہ پہلے ایک بنجر زمین تھی جس میں روئیدگی اور زندگی کے کوئی آثار نہ تھے۔ آپ نے اسے آباد کر کے زندگی سے ہمکنار کیا۔ اب یہ خوش باش لوگوں کا مسکن ہے۔ جو فکر و عمل کے جذبہ سے مالا مال ہیں۔ اور اب یہاں سے دینی اور علمی افکار و نظریات کی شعاعیں پھوٹ کر تمام دنیا میں پھیل رہی ہیں میری دعا ہے کہ جس طرح آپ لوگوں نے بنجر زمین کو علمی لحاظ سے ایک خوش حال زمین میں بدل دیا ہے اسی طرح آپ دنیا کے بنجر دماغوں کو علمی آسودگی سے ہمکنار کرنے میں کامیاب ثابت ہوں۔

دین فطرت :-

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مولانا ابوالہاشم نے فرمایا اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اس امر پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہوں گا کہ "میرے نزدیک اسلام کا مفہوم کیا ہے" اس میں شک نہیں کہ اسلام ایک مذہب ہے لیکن یہ ان معنوں میں مذہب نہیں ہے جن معنوں میں عقاید و نظریات کے کسی مجموعے کو اہل مغرب مذہب کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ مغربی انداز فکر کی رو سے مذہب اور دینیات (THEOLOGY) ہم معنی الفاظ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مذہب ہر شخص کا ایک ذاتی معاملہ ہے اس کا انسانوں کی اجتماعی زندگی اور ان کے باہمی تعلقات سے کوئی واسطہ نہیں ہے چونکہ بدقسمتی سے مغربی افکار و خیالات ابھی تک دنیا پر غالب ہیں اس لئے ہم نے بھی فی الاصل مذہب کے اس تصور کو اپنا لیا ہے حالانکہ ان معنوں کی رو سے اسلام ہرگز ایک مذہب نہیں ہے اسلام صرف ایک مذہب نہیں بلکہ ایک دین ہے اور صرف دین ہی نہیں بلکہ دین فطرت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ
الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ (سورہ روم)

یعنی قائم کر اپنی توجہ تو اس دین کی طرف جو سیدھا ہے اور اللہ کی فطرت کے مطابق ہے اس نے لوگوں کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اللہ نے جس طرح اور جس رنگ میں پیدائش کی ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا یہی دین سیدھا اور مضبوط ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے" اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو مذہب نہیں بلکہ دین قرار دیا ہے اور دین بھی وہ جو فطرت انسانی کے مطابق ہے یعنی اس کے ہر تقاضے کو بطریق احسن پورا کرنے والا ہے پس اسلام محض ایک "تھیالوجی" ہی نہیں ہے جس کا تعلق ہر انسان سے صرف اور صرف ذاتی نوعیت کا ہو بلکہ یہ انسانوں کی اجتماعی زندگی کے تمام شعبوں پر بھی حاوی ہے اس لحاظ سے اسلام انسان اور اس کی زندگی سے متعلق ایک مخصوص سائنس کی حیثیت رکھتا ہے جو بتاتا ہے کہ انسان اور اس کا وجود کیا ہے اور اس کو انفرادی اور اجتماعی حیثیت میں کیا بننا چاہیئے۔

اسلام نے جو تعلیم بھی دی ہے وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اسلامی تعلیم اور فطرت میں کہیں بھی تضاد نہیں پایا جاتا جہاں اس نے کوئی پابندی عاید کی ہے وہ پابندی اجتماعی مفاد کے پیش نظر انفرادی حیثیت میں انسانی فطرت کی تہذیب و تادیب کے لئے از بس ضروری ہے مثال کے طور پر اسلام نے انسان کی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت تو دی ہے لیکن ساتھ ہی چار کی قید بھی لگا دی ہے الغرض اسلام مذہب ہی نہیں بلکہ دین فطرت ہے جب اسلام دین فطرت ہے تو ایسے دین سے انحراف دراصل فطرت سے انحراف شمار ہوگا اور اس کے خلاف بغاوت خود فطرت کے خلاف بغاوت کے مترادف ہوگی خوشی اور خوش حالی اسی میں ہے کہ ہم اسلام اور اس کی تعلیم پر عمل کریں اور ہر ایک شعبۂ زندگی میں اسی سے رہنمائی حاصل کریں

نہایت نازک مشین

نوع انسان کی زندگی کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے تعلق میں اسلام ایسے دین فطرت کی بنیادی اہمیت اور افادیت کو واضح کرنے کے لئے مولانا ابوالہاشم نے ایک مشین کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا جب ہم کوئی مشین خریدتے ہیں تو کمپنی اس مشین کی نوعیت اور طریق کار سے متعلق کچھ مطبوعہ ہدایات بھی ارسال کرتی ہے اور پھر وہ ان ہدایات پر ہی اکتفا نہیں کرتی بلکہ ایک ماہر انجنیئر کو بھیجتی ہے جو اس مشین کو نصب کر کے عملی طور پر صحیح رنگ میں اسے چلا کر دکھاتا ہے اب اگر کوئی شخص مشین تو خرید لے لیکن نہ کمپنی کی ارسال کردہ ہدایات پر عمل کرے اور نہ اس ماہر انجنیئر سے کوئی استفادہ کرے تو اس کا نتیجہ بجز اس کے اور کیا ہوگا کہ وہ مشین ٹوٹ پھوٹ کر تباہ ہو جائے گی۔ اسی طرح انسانی وجود بھی اپنے طبعی تقاضوں اور جملہ صلاحیتوں سمیت ایک مشین کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ بھی ایک نہایت نازک مشین۔ اللہ تعالیٰ اس مشین کا خالق ہے اس مشین کو صحیح طور پر چلانے کے لئے ہدایات کی شکل میں اس نے مختلف اوقات میں کتابیں نازل کیں۔ قرآن مجید ان میں سے آخری اور کامل ہدایت ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہادی ہیں جنہیں خدا نے ہماری رہنمائی کے لئے عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے مبعوث کیا انسانی وجود کی نہایت نازک مشینری کو کامیابی سے چلانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید پر عمل کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں اور اگر ہم نہیں چلتے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہم فطرت سے بغاوت کرتے ہیں اور جو بھی فطرت سے بغاوت کرے گا وہ کبھی روحانی طور پر آسودہ اور خوشحال نہیں ہو سکتا۔

نظریات اور ان کی اہمیت۔

تقریر کے آخر میں مولانا ابوالہاشم نے فی زمانہ نظریات اور ان کی اشاعت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا خیالات و نظریات مادی ہتھیاروں سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں اسلامی افکار و نظریات کو جو فطرت کی صحیح اور حقیقی ترجمانی کرنے والے ہیں پھیلا کر اور ان کا عملی نمونہ پیش کر کے دنیا میں اسلام کو غالب کیا جا سکتا ہے اور اسلام کا سورج پھر پہلے کی طرح طلوع ہو کر کرۂ ارض پر ضوفشاں ہو سکتا ہے اس سلسلہ میں آپ لوگ جو پر خلوص مساعی کر رہے ہیں ان کا کامیاب ہونا یقینی ہے اسلام اور اس کی تعلیمات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی کا اظہار کر دیا ہے بنی نوع انسان کی کامیابی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کرنے میں مضمر ہے نہ کہ اس سے انحراف اختیار کرنے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر کے اپنے اخلاق و اعمال کو درست کریں اور افکار و نظریات کی نشر و اشاعت پر غیر متزلزل ایمان سے بہرہ ور ہوں۔

آخر میں صاحب صدر نے مولانا ابوالہاشم صاحب کا مجلس ارشاد کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو جو دین فطرت کو از سر نو زندہ کرنے اور اسے بنی نوع انسان کی زندگیوں کا دستور العمل بنا کر دنیا بھر میں غالب کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے چنانچہ آپ کے عظیم الشان تجدیدی کارنامے کے نتیجے میں آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب آتا جا رہا ہے اور بالآخر وہ دن بھی آئے گا اور ضرور آکر رہے گا جب کہ تمام دنیا میں ہر طرف اسلام ہی کا بول بالا ہوگا۔